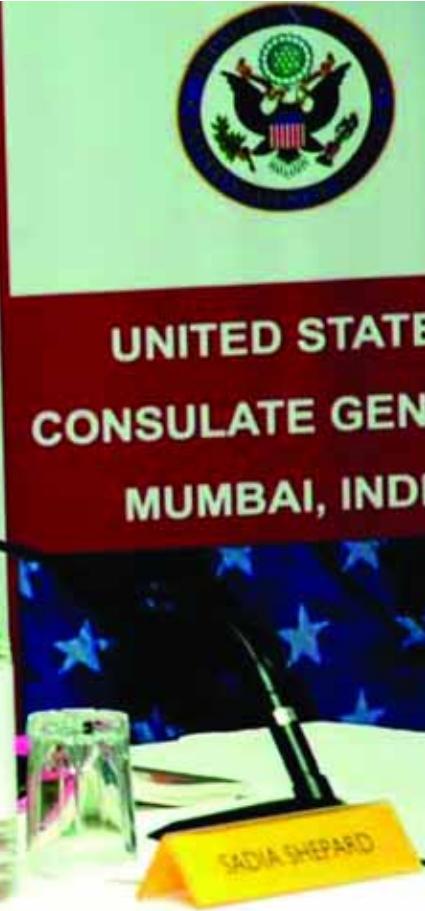




SADIA SHEPA

سعدیہ شیفرڈ مبینی کی
کراس ورڈ نک اسٹور میں کتاب
پر مباحثہ کے دوران۔

UNITED STATE
CONSULATE GEN
MUMBAI, INDIA



تاریخ میں اپنی تلاش

دیبا نجاتی

سعدیہ

شیفرڈ کو نیلے رنگ کے قلم کے ایک بکس میں دھات سے بنی ہوئی گول رنگ کی ایک پن دکھائی دی۔ یہ چیز اپنی اپنی نافی کے بیڈروم میں ایک میز کے خانے میں ملی۔ اس پر فلاؤنس ناٹ اینگل کی شبیہ بنی ہوئی تھی اور لکھا تھا ”تکل جیکوبس کے لئے بطور انعام۔“ اپنی نافی راحت صدقی سے سعدیہ شیفرڈ نے سوال کیا۔ ”نا۔ تکل جیکوبس کون ہے؟“ صدقی نے جواب دیا کہ ”یہ میرا شادی سے قبل کا یہودی نام ہے۔“ اسی کے ساتھ راحت صدقی نے ایک اسکی کہانی سنائی شروع کی جو ۲۰۱۳ سالہ سعدیہ نے اس سے قبل کبھی نہیں سمجھی۔ انہوں نے بتایا کہ قبلہ نی اسرائیل کو جس سے کبھی صدقی کا اتعلق تھا، اس کا یقین ہے کہ مغربی ہندوستان میں کوئکن کے ساحلوں پر اب سے ۲۰۰۰ سال پہلے ان کا جہاز ڈوب گیا تھا۔ اور جیسا کہ کہا جاتا ہے صرف سات ہو گئی اور سات مرد زندہ بچے تھے۔

نیویارک شی میں سکونت گیر دستاویزی فلمیں بناتے والی قلم کا سعدیہ شیفرڈ کہتا ہے کہ ”یہ خود میری زندگی میں ایک طرح کی تبدیلی کا پیش خیمہ ہے۔“ میں جھے معلوم ہوا کہ میں صرف ذوقِ فتنتی ہی نہیں سبق اپنے سبق اپنے زیادہ سے زیادہ کہانیاں سنائیں۔ انہوں نے کہانیاں سنائی شروع کیں۔ میں اس گروہ کے لیے والی قوم کے بارے میں، جس سے کبھی ان کا اتعلق تھا، زیادہ سے زیادہ جانتے گی۔ ”شیفرڈ نے کہا کہ ”یہ ایک سنتے پر مجود کرنے والی کہانی تھی۔ میں جس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جانتا چاہتی تھی۔“ شیفرڈ نے ۲۰۰۳ تا ۲۰۰۴ ہندوستان میں تصویروں اور قلم کی صورت میں اپنی اسرائیل کی دستاویزی میں اپنی نافی سے مبارکہ کر کے پہنے میں قلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ میں سازی کے دوران گزارا۔ پہلے انہوں نے مبارکہ کر کے پہنے میں قلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ میں کام کیا۔ اس کا اہتمام ایک سال کی فل برائٹ اسکارشپ کے تحت ہوا تھا۔ اس کے بعد بھی ایک سال درجہ اڑالا ہے۔ اسی کی وجہ سے میں نے وہ راست اختیار کر لیا جس پر میں اپنی بھی چل رہی ہوں۔“

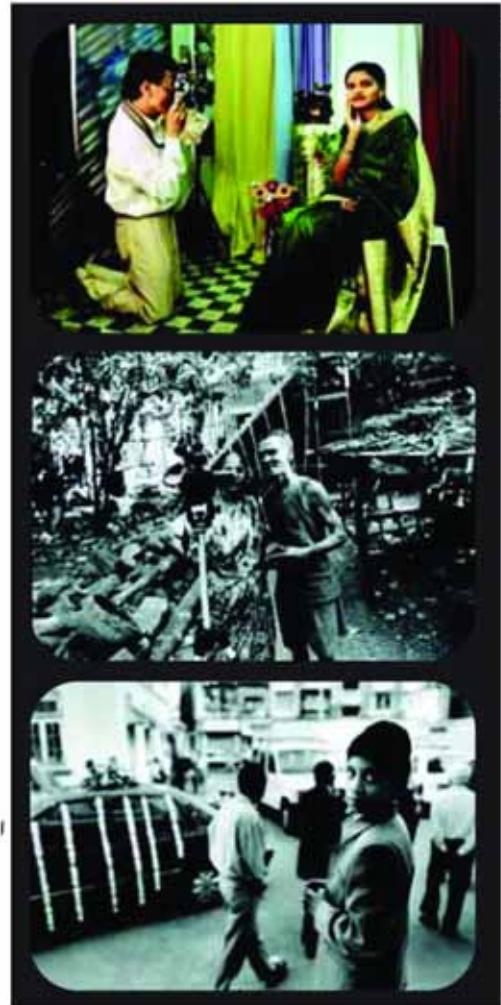
شیفرڈ کی پروگرام میں ہوئی۔ وہ ہندوستان اور پاکستان کی کہانیاں سنتی ہوئی اور کرس سمجھ کر کوں کہیں نے کیا کہ میرا کیا تجربہ ہے۔ اور میری زندگی پر اس کا کیا اڑپرستا ہے۔“ یو ایس انڈیا ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں ہائی اسکول کی تعلیم کیلئے۔ پھر آگے کی تعلیم کیلئے وہ امریکہ میں آئی رہ گئیں۔ شیفرڈ کے ماں باپ کی ملاقات لکھنی کیٹ کی سطیل یونیورسٹی میں ہوئی تھی۔ تب دونوں گریجویشن کر رہے تھے۔ ۱۹۷۳ء میں

شمینہ قریشی کے کولور اڈو میں رچڈ شیفرڈ کے آبائی مکان میں ان کے ساتھ شادی کر لی۔

شمینہ قریشی کی والدہ راحت صدیقی میں بیدا ہوئی تھیں۔ انہوں نے ۱۹۳۰ء کی دہائی میں ایک مسلمان علی صدیقی سے شادی کر لی۔ وہ علی صدیقی کی تیرسری یوں تھیں۔ قسم ہند کے بعد وہ لوگ اور علی صدیقی میں سامعین کے ساتھ بات چیت کی۔ جس کے دوران انہیں معلوم ہوا کہ ”بہت سے لوگ یہ پاکستان کے شہر کراچی منتظر ہو گئے۔“ ۱۹۷۵ء میں جب شیفرڈ پیدا ہوئیں تو ان کی پروگرام میں باتحث بنا نے ایک لیئے صدیقی خاندان امریکہ چلا گیا۔ ۲۰۰۰ء میں راحت صدیقی کا انتقال ہو گیا۔ اتنا حال سے قبل راحت نے شیفرڈ سے اس کا وعدہ لے لیا تھا کہ وہ ہندوستان جائیں گی اور علی اسرائیل فرقہ کے بارے میں اور خود ہی مجھے خوشی ہوتی ہے۔“ انہوں نے اس بات کا تسلیم کیا اور مختلف عوامل کا برادر است رابا۔“ ایک ایسا راست ستمبر ۲۰۰۱ء میں امریکہ پر بہت پسند ان حملوں سے تمدن دن قبل سعدیہ شیفرڈ میمی میں وارد ہوئیں۔ وہ اپنے ساتھ پانچ بچے کر کے، خاندانی ناموں کا ایک بوسیدہ میکج گراف اور ابھی چھروں کی چند ایک زردی مالک تصویریں لے کر آئی تھیں۔“ گرل فرام فارن“ میں انہوں نے لکھا ہے کہ ”میں یہاں ایک ناچیخت سراغ رہاں کے طور پر آئی ہوں۔ میرا سفر انجامی امریکی نویعت کا ہے، میرے اپنے ذاتی خاندانی درخت کی جزوں کی علاش۔ یہ بھرت مکھوں ہے۔ میں اس سرزاں میں پرلوٹ کر آئی ہوں جس نے میری نانی اور میری والدہ کی پروگرام کی۔ اس میں پرپاؤں رکھ کر جعلے کیلئے جس پر وہ جلتی تھیں۔ ان کے قدموں کے نقش پر اپنے نقش پھیجنے کیلئے۔“

جب وہ میمی میں اور لوگوں کے خطے میں بھی اسرائیل کے بارے میں تحقیق اور دستاویز سازی میں مصروف تھیں اس وقت پر کیکہ کروہ بہت متاثر ہوئیں کہ وہاں کہنے کیلئے ڈیجیت ساری کہانیاں تھیں اس کے علاوہ اس پورے راستے میں ان کے ساتھ خود ان کا اپنا تذبذب تھا، حدادت تھے اور غلط ہم جو نیاں تھیں۔ شیفرڈ نے شہر میں اور اس سربراہ و شاداب دیکھنے کے جہاں ان کے یہودی رشتہ دار رہے ہیں، یہاں میں جرمیات نکاری کے بھرے کام لیتے ہوئے ہر منظر، ہر آواز اور ہر خوشبوکی، بہت واضح تصویری کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”میں ایک ذاتی رکھنے لگتی تھی۔ اس ذاتی میں ہر روز لگتی تھی۔ اس کا ذکر کرنے تھی کہ میں نے کیا دیکھا اور کیا محسوس کیا۔ جب یہ کام شروع ہوا تو ایک ذاتی بڑھ کر دو ذاتی ہو گئی۔ دو سے چھ۔ پھر دس۔ اور یہاں میرے دو برس کے قیام کے اختتام پر ان ذاتیوں سے میرا آواح اسوس کیس بھر گیا۔“

۲۰۰۳ء میں واپسی پر جب سعدیہ شیفرڈ نے امریکہ میں زندگی سے پہنچنے آپ کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش شروع کی تو ان ذاتیوں کو پھر سے پڑھاتا کان کے قول کے مطابق ”میں یہ کھنکی کو شکریوں اور



سعدیہ شیفرڈ نے تصویروں اور دستاویزی فلم کی صورت میں قبیلہ بنی اسرائیل کا بصری ریکارڈ تیار کیا ہے۔

شیفرڈ نے اپنے فوری یونیورسٹی سے دستاویزی فلم بنانے میں گریجویشن کیا ہے۔ وہ ایک میگزین کے تحریر کے شمارے پر دستاویزی فلم تیار کرنے والوں میں شامل ہیں۔ اس فلم کو یونیورسٹی کے علماء اور ادارے پرے راستے میں انہوں نے تھا اور ذاتی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان کے سیاہ نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مختلف نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کہنیں نہ کہنیں کسی نہ کسی صورت میں وہ محدث ہیں اور اس تاریخی اتفاق کی وجہ سے تحدی ہیں کہ میرے نانا اور نانی ایک دوسرے کے دام الفت میں گرفتار ہو گئے تھے اس نے اب ہم کوئی مشترکہ نیا دل تلاش کرنے اور اسے حاصل کرنے کے لئے مجبور ہیں۔“

شیفرڈ نے اپنے فلم کو یونیورسٹی سے دستاویزی فلم بنانے میں گریجویشن کیا ہے۔ وہ ایک میگزین کے تحریر کے شمارے پر دستاویزی فلم تیار کرنے والوں میں شامل ہیں۔ اس فلم کو یونیورسٹی کے علماء اور ادارے پرے راستے میں انہوں نے تھا اور ذاتی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کہنیں نہ کہنیں کسی نہ کسی صورت میں وہ محدث ہیں اور اس تاریخی اتفاق کی وجہ سے تحدی ہیں کہ میرے نانا اور نانی ایک دوسرے کے دام الفت میں گرفتار ہو گئے تھے اس نے اب ہم کوئی مشترکہ نیا دل تلاش کرنے اور اسے حاصل کرنے کے لئے مجبور ہیں۔“

شیفرڈ نے کہا کہ وہ ہندوستان میں ایک اور اس کی ایڈیٹر انداز نو روکا احاطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم لوگوں نے تحقیق عمل کی تحریر کی کی ہے۔ میگزین کی تیاری جو روی سے شروع ہوئی تھی اور ستمبر میں یہ بازار میں آیا۔ فلم میں اس پورے و قتلے کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تحریر کا شمارہ وہ لوگ میگزین کا سب سے بڑا شمارہ ہے۔ یہ امریکہ کے کسی میلی نون بک کے سائز کا ہے۔“

انہوں نے کہا کہ ”جنوبی ایشیا میں قصہ گوئی کی روایت انجامی مضبوط ہے اور میں اسی روایت میں سفر کرنے کو اپنے لئے قابل فخر سمجھوں گی اور یہاں کچھ اور کام کرنا چاہوں گی۔“